© rasailojaraid.com

وخیر جلیس فی الزمان کتاب

میزان

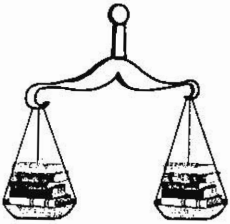

تبصرۂ کتب

نام کتاب: کعبے پر پڑی جو پہلی نظر

مرتب: پروفیسر محمد اقبال جاوید

ناشر: علم وعرفان پبلشرز، اُردو بازار، لاہور

صفحات: ۳۳۴

قیمت: ۲۲۰ روپے

تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

پروفیسر محمد اقبال جاوید محقق ومرتب ہونے کے ساتھ ساتھ صاحبِ اسلوب بھی ہیں۔ اوران کا اسلوب (بعض مقامات کے استثنا کے ساتھ) نہایت دلکش اور تاثر سے بھرپور ہوتا ہے۔ پھر آپ کا کام نوعیت کے اعتبار سے بھی دیگر بہت سے محققین سے کئی وجوہ سے مختلف ہے، ایک تو حرمین آپ کی دل چسپی کا بڑا مرکز ہیں، اسی نسبت سے قرآنیات، سیرت اور متعلقاتِ سیرت بھی آپ کی دل چسپیوں کا خاص محور ہیں۔ دوسرے انہوں نے ترتیب وتدوین کے کام میں بھی اپنے وسعتِ مطالعہ اور ذوقِ طبع سے کام لے کر محقق کی محنت، پیشکش کی ندرت اور اسلوب کی نفاست سمودی ہے۔

زیرِنظر کتاب میں بھی ان کے اسلوب کے تمام اجزائے ترکیبی نمایاں نظر آتے ہیں۔ یہ کتاب بیت اللہ کے بارے میں زائرین کے تاثرات کا قیمتی گل دستہ ہے، جس میں ۱۰۵۰ء سے لے کر ۲۰۰۵ء کے ادوار کا اس جامعیت کے ساتھ احاطہ کیا گیا ہے کہ ہزار سال کی مسلمانوں کی تہذیبی تاریخ کی جھلکیاں بھی اس مجموعے کا حصہ بن گئی ہیں۔ اس مجموعے میں جن عظیم تاریخی شخصیات کی نگارشات کے اقتباسات شامل ہیں اُن میں حکیم ناصر خسرو، ابن جبیر، ابنِ بطوطہ، خواجہ محمد معصومؒ، شاہ ولی اللہ، نواب مصطفیٰ، قاضی سلیمان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

منصور پوری، نواب صدیق حسن خاں، مولانا حبیب الرحمٰن شیروانی، مولانا عبدالماجد دریابادی، مولانا غلام رسول مہر، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا ابوالحسن ندوی، محمد حسین ہیکل، مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا منظور نعمانی، ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی، ڈاکٹر محمود الحسن عارف اور مولانا ناظم ندوی جیسے اسما شامل ہیں۔

کتاب نثر اور نظم دونوں اصناف سخن کا احاطہ کرتی ہے، چنانچہ حصہ نظم میں جن اساطین کی نمائندگی شامل ہے، ان میں سے چند اسما یہ ہیں حمید صدیقی، ماہر القادری، مولانا سید ابوذر بخاری، نعیم صدیقی، شورش کاشمیری، حافظ لدھیانوی، سعود عثمانی، صبیح رحمانی اور لیث قریشی۔

اس مجموعے کی ایک خوبی یہ ہے کہ ان مصنفین کے کوائف بھی زیادہ تر درج کر دیئے گئے ہیں۔ جن کے اقتباسات کتاب کا حصہ ہیں۔ اس التزام نے کتاب کی معنوی اہمیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

آغاز میں الحمد للہ کے زیرِ عنوان فاضل مرتب نے دو صفحات تحریر کئے ہیں، ایک اقتباس آپ بھی ملاحظہ کیجئے:

> ہر تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ وہی ہر تعریف کا حقیقی مستحق ہے۔ تحسین پر حسن کا حق ہے مگر ہر حسن، اسی کے حسین ہونے کی بنا پر نظر افروز ہے۔ الحمد للہ ہی ایک ایسا پسندیدہ کلمہ ہے جس سے میزان بھرتی اور نعمتیں بڑھتی ہیں۔ سچ یہ ہے کہ اسی کی نگہ لطف سے دل کو بینائی، زبان کو رعنائی اور سوچ کو سچائی ملتی ہے۔ اسی کے التفات سے رفتار میں وقار اور کردار میں اعتبار اُبھرتا ہے۔ حمد، ذکر کی ایک حسین کہکشاں اور یاد کی ایک دل آویز قوسِ قزح ہے۔ اسی سے تصور مہکتا اور درد چہکتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تصور کا حسن چھن جائے تو دل ایک پارۂ سنگ ہے اور یاد کی رنگینی باقی نہ رہے تو زندگی ایک کرب ناک شبِ تنہائی ہے۔ حمد دل کی سعادت، جبیں کا نور اور نطق کی معراج ہے۔ یہ سینے میں گداز بن کر اُترتی، آنکھوں میں شبنم بن کر تیرتی اور روح میں لطافت بن کر نکھرتی ہے۔ یہ ہم خاکیوں کا اعزاز بھی ہے اور قدسیوں کا شعار بھی۔ یہ فطرت کے بے تاب سینے کی ہوک اور چاہت سے لبریز دل کی تڑپ ہے۔ یہ عمل کا حسن اور ایمان کا نور ہے۔ اسی سے نیاز کو ناز اور سجدوں کو گداز ملتا ہے، اسی سے حضورِ ناز میں دعا مستجاب اور شوق باریاب ہوتا ہے۔ یہ نجات کا پروانہ اور مغفرت کا وثیقہ ہے۔

© rasailojaraid.com